پاکستان میں دارالعلوم دیوبند

دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

مفکر اسلام مولانا غلام غوث ہزارویؒ کی ۲۴ سال قبل کی تحریر

دارالعلوم دیوبند ایشیاء میں واحد اسلامی یونیورسٹی ہے جو ایک صدی سے عرب و عجم کے تشنگان علوم و معارف کو سیراب کرتی ہے وہ اپنی بعض خصوصیات میں مصر کے جامعہ ازہر پر بھی فوقیت رکھتی ہے۔

دہلی سے لے کر کلکتہ تک اس کی شاخیں فریضہ تدریس و تبلیغ میں مصروف ہیں۔ روس، کابل، قبائل، سرحد، بلوچستان، بخارا، تاشقند، شام و عراق، یوپی، بنگال امدارس اور بمبئی کے طالبان علوم اسلامیہ کی تعداد یہاں آکر مستفید ہوتے ہیں۔ تقسیم ہند کے بعد جب پاکستان بن گیا اور پاکستان نیز ملحقہ اوطان و قبائل کے پیاسوں کو دارالعلوم دیوبند اور دہلی وغیرہ سے تفسیر و حدیث کے آب زم زم سے پیاس بجھانے کی راہ میں دشواریاں حایل ہو گئیں۔ اور دینی تڑپ رکھنے والے بزرگوں کو بڑی فکر دامنگیر ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے بہت جلد ان کی سن لی اور سابق صوبہ سرحد اور ملحقہ اوطان و قبائل کے دیندار مسلمانوں کے نئے دینی تعلیم کا بہترین انتظام فرمایا۔ یہاں تک کہ اگر پشتو٭

علوم عربیہ قانون اسلامیہ اور معارف دینیہ میں درجہ کامل کی بھی خواہش رکھیں ان کو دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کفایت کرتا ہے کہ اللہ جزائے خیر دے حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب کو جس نے دارالعلوم حقانیہ کو ایک کامیاب یونیورسٹی کے مقام تک تھوڑے عرصہ میں پہنچا دیا۔ دارالعلوم حقانیہ ایک جامع اور عظیم اسلامی درسگاہ ہونے کے سوا یہ خصوصیت رکھتا ہے کہ اس نے تمام سرحدی ممالک میں اسلامی مدارس کے لئے شاہراہ بنیادی ہے۔ اس دارالعلوم کے بعد اس کے شاگردوں اور متوسلوں نے ملک میں تقریباً اسی (۸۰) عربی مدرسے بنا کر ملک بھر کو قرآن و حدیث سے سیراب کرنا شروع کر دیا ہے اس کی شاندار عمارت اس کے لائق اساتذہ اور اس کے سینکڑوں طالب علموں اور بہترین دیانتدار ارباب اہتمام نے تمام ملک کو اپنی طرف متوجہ کر لیا ہے۔

اس سال اس کی دعوت اور کوشش سے دارالعلوم دیو بند کے مہتمم حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب نے قدوم میمنت لزوم فرما کر دارالعلوم حقانیہ کی عزت و شہرت کو چار چاند لگا دئے۔ دارالعلوم کے سالانہ اجلاس میں حضرت قاری صاحب موصوف کی تقریر سننے اور ان کا دیدار کرنے کے لئے دور و نزدیک کے لاتعداد علماء کرام اور دوسرے عوام کا سیلاب امڈ آیا تھا۔ چنانچہ ۱۱ اکتوبر ۵۷ء کو رات کے ۱۲ بجے تک آپ کی بہترین تقریر جس کے ایک ایک جملے سے حضرت خاتم المتکلمین مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی دارالعلوم دیوبند کے بے مثل طرز بیان کی خوشبو مہک رہی تھی۔

اہل اسلام نے جس عشق و محبت سے ہمہ تن گوش ہو کر انسان کی حقیقت خلافت اور اس کے مقام کے بارہ میں حضرت کے ارشادات کو سنا اس کی مثال نہیں مل سکتی۔ خوش قسمت تھے وہ تیس فارغ التحصیل علماء کرام جن کی دستار بندی میں حضرت شیخ الحدیث مولانا نصیر الدین صاحب، حافظ الحدیث مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی اور حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب نے بنفس نفیس حصہ لیا۔

ان حضرات نے دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کی سربفلک عمارت کے پاس جامع مسجد کا سنگ بنیاد بھی رکھا۔ حضرت قاری صاحب موصوف نے دوسرے مدرسہ جامعہ اسلامیہ کی دعوت پر وہاں بھی قدم رنجہ فرمانا منظور کر کے وہاں کے طلباء کو بھی مخصوص نصائح سے سرفراز فرمایا۔ اہل ملک دارالعلوم حقانیہ کے ارباب بست و کشاد اور خاص کر حضرت مولانا عبدالحق صاحب مہتمم کے شاکر ہیں کہ انہوں نے سارے صوبہ میں درس علوم کے فرض کفایہ کو بوجوہ اتم ادا فرمایا اور حضرت قاری صاحب کو لا کر تمام ملک پر احسان عظیم کیا ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ دارالعلوم حقانیہ کو اسی طرح خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔

ترجمان اسلام لاہور ۲۹ ربیع الثانی ۱۳۷۸ء